Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 20, 2025

# A Comparative Study of the Theological Methodology of Imam Al-Ghazali and Allama Syed Ahmad Saeed Kazmi

## امام غزالیؒ اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کے متکلمانہ منہج کا تقابلی مطالعہ

**Dr. Muhammad Asim ul Hassan**
Lecturer Department of Islamic Studies
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
**Email:** masim@iub.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0000-0002-9778-5953

**Hafiz Aman Ullah**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
**Email:** hafiz7224169@gmail.com

**Sanaullah Taj**
**Email:** sanaullahzaheer1122@gmail.com

**Abstract**

This research study presents a comparative analysis of the theological methodologies (kalaamī manhaj) of two eminent Islamic scholars: Imam Abu Hamid al-Ghazali (11th century CE) and Allama Syed Ahmad Saeed Kazmi (20th century CE). Both scholars, though separated by centuries and differing intellectual contexts, made profound contributions to the defense and elucidation of Islamic beliefs. Imam al-Ghazali's methodology was rooted in a comprehensive integration of philosophy, mysticism (tasawwuf), rational inquiry, and scriptural evidence. He critically examined philosophical doctrines that conflicted with Islamic theology, as reflected in his renowned work Tahāfut al-Falāsifah (The Incoherence of the Philosophers). His theological discourse emphasized heart-based spiritual experience, purification of the soul, and intuitive certainty (yaqīn), combining deep metaphysical insight with logical rigor. His style was both philosophical and mystical, addressing the needs of scholars and spiritual seekers alike.Conversely, Allama Kazmi developed a rational, logical, and accessible approach to Islamic theology that catered to the modern intellectual challenges of the 20th century. His methodology focused on explaining and defending the creeds of Ahl al-Sunnah wa'l-Jamāʻah in a clear, concise, and audience-friendly manner. Through his public lectures and exegetical works—most notably *al-Bayān*, his translation and commentary of the Qur'an—he communicated deep theological concepts using simple language and reasoned argumentation. He addressed a modern educated audience influenced by Western thought, employing logical deduction and clarity while always subordinating reason to revelation.This comparative study reveals that although both scholars emerged in vastly different eras and responded to distinct intellectual and social challenges, their shared objective remained the same: to safeguard Islamic beliefs, counter theological deviations, and guide the Muslim community intellectually and spiritually. Despite methodological differences—Ghazali being more philosophical and mystical, Kazmi more didactic and rational—their theological frameworks were grounded in the primacy of revelation, respect for sound reason, and commitment to moderation. The study highlights how the tradition of Islamic theology has adapted over time to meet contemporary needs while remaining firmly rooted in its foundational principles.


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 20, 2025

**Keywords:** Theological Methodology, Theological Methodologies, Philosophy, Tasawwuf, Mysticism, Islamic Theology, Tahāfut al-Falāsifah

علمِ کلام اسلامی علوم میں وہ شعبہ ہے جس کا مقصد عقائدِ اسلامیہ کی عقلی توضیح، دفاع، اور باطل نظریات کی تردید کرنا ہے۔ یہ علم زمانے کے فکری چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے مسلمانوں کے ایمان کو مستحکم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں متعدد جلیل القدر علمانے اس علم کو فروغ دیا اور مختلف انداز و اسالیب سے دین کے بنیادی عقائد کا دفاع کیا۔ ان میں امام ابو حامد الغزالیؒ (450ھ–505ھ) اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ (1913ء–1986ء) کا نام نمایاں ہے، جنہوں نے اپنے اپنے دور میں علمِ کلام کو ایک نئی جہت عطا کی۔ امام غزالیؒ نے ایسے دور میں علمِ کلام کو فروغ دیا جب فلسفہ، معتزلہ کے عقلی افکار اور دیگر بیرونی نظریات اسلام کے بنیادی عقائد کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکے تھے۔ انہوں نے نہ صرف فلسفیانہ افکار کا گہرائی سے مطالعہ کیا بلکہ ان کی علمی کمزوریوں کو بھی بے نقاب کیا۔ ان کا منہج عقلی استدلال، روحانی تجربے اور نقلی دلائل کا حسین امتزاج تھا۔ دوسری طرف، علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ برصغیر پاک و ہند کے ممتاز سنی عالم اور محقق تھے، جنہوں نے اپنے دور میں بالخصوص دیوبندی اور اہلِ حدیث افکار کے مقابلے میں اہلِ سنت کے عقائد کا مضبوط دفاع کیا۔ ان کا منہج سلف صالحین کی روایت کے مطابق تھا، لیکن وہ جدید عقلی و علمی زبان میں کلامی مسائل کو بیان کرنے پر قادر تھے۔

اس تحقیقی مطالعہ میں ان دونوں جید علما کے کلامی مناہج کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا۔ تحقیق کا مقصد یہ جانچنا ہے کہ دونوں علمانے کن اصولوں اور طریقوں کو اپنا کر عقائدِ اسلامیہ کی وضاحت کی، ان کے استدلالی انداز میں کیا مماثلتیں اور اختلافات پائے جاتے ہیں، اور کس طرح ان کے مناہج نے اپنے دور کے فکری چیلنجز کا مؤثر جواب دیا۔ یہ تقابلی مطالعہ نہ صرف علمِ کلام کی وسعت و گہرائی کو واضح کرے گا بلکہ معاصر علمی دنیا کے لیے بھی ایک فکری رہنمائی کا باعث بنے گا۔

## امام غزالیؒ: عبقری مفکر اور مجددِ اسلام

امام ابو حامد الغزالیؒ (450ھ/1058ء–505ھ/1111ء) اسلامی دنیا کے ان گنے چنے مفکرین میں سے ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کے علمی، فکری اور روحانی پہلوؤں کو بیک وقت سمو کر پیش کیا۔ طوس کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہونے والے امام غزالیؒ نے نیشاپور میں امام الحرمین جوینیؒ جیسے عظیم استاد سے علم حاصل کیا اور جلد ہی بغداد کی نظامیہ یونیورسٹی کے صدر مدرس بنے۔[1] لیکن دنیاوی جاہ و منصب کے باوجود انہیں ایک گہرا فکری و روحانی بحران لاحق ہوا، جس کے نتیجے میں انہوں نے خلوت اختیار کی، شہرت ترک کی اور تصوف و مجاہدہ کا راستہ اپنایا۔ اس سفر میں انہوں نے باطن کی اصلاح کو دین کی روح قرار دیا اور اس پہلو کو علم و عقل کی روشنی میں بیان کیا۔ ان کی زندگی کا یہ دور روحانی گہرائی، فکری پختگی اور علمی جامعیت کا آئینہ دار ہے۔

[1] نعمانی، شبلی۔ الغزالی: امام محمد غزالی کی سوانح عمری۔ کانپور: نامی پریس، 2009، ص 76
Naumani, Shibli. ***Al-Ghazali: A Biography of Imam Muhammad al-Ghazali***. Kanpur: Nami Press, 2009, p. 76.


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

امام غزالیؒ نے کئی میدانوں میں انقلابی خدمات انجام دیں۔ فلسفہ پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے "تہافت الفلاسفہ" میں بعض مسلم فلاسفہ کے نظریات کو اسلامی عقائد کے منافی قرار دیا، جبکہ تصوف کو قرآنی بنیادوں پر استوار کرتے ہوئے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "احیاء علوم الدین" کے ذریعے تزکیۂ نفس، عبادات، معاملات، اخلاق اور نیت کی اصلاح جیسے موضوعات پر عملی رہنمائی فراہم کی۔ فقہ میں وہ امام شافعیؒ کے مقلد تھے اور اصولِ فقہ پر ان کی کتاب "المستصفی" ایک بنیادی ماخذ سمجھی جاتی ہے۔ علم کلام میں انہوں نے اہلِ سنت کے عقائد کو مضبوط دلائل کے ساتھ پیش کیا، اور اخلاقیات کے میدان میں علم و عمل کے امتزاج کو اصل نجات کا ذریعہ بتایا۔ امام غزالیؒ کی شخصیت نہ صرف ان کے دور میں بلکہ آج تک اہلِ علم، صوفیہ اور فلاسفہ کے لیے منبعِ بصیرت ہے، اور ان کی علمی و روحانی میراث عالمِ اسلام کی فکری بنیادوں میں شامل ہو چکی ہے۔

## علامہ احمد سعید کاظمیؒ: مفسرِ قرآن اور مدافعِ عقیدۂ اہلِ سنت

علامہ احمد سعید کاظمیؒ (1913ء–1986ء) برصغیر کے ممتاز سنی عالم، مفسر، محقق اور اہلِ سنت کے عقائد کے سچے ترجمان تھے۔ آپ کا تعلق ہندوستان کے ضلع امروہہ سے تھا، لیکن قیامِ پاکستان کے بعد ملتان کو اپنا مسکن بنایا، جہاں ساری زندگی دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی علامہ پیر سید شاہ احمد کاظمیؒ سے حاصل کی، جو خود ایک جید عالم دین تھے۔ بعد ازاں دیگر مایہ ناز اساتذہ سے دینی علوم میں مہارت حاصل کی۔ بچپن ہی سے غیر معمولی ذہانت، فقہی بصیرت اور قرآنی فہم کی جھلک نمایاں تھی۔ علامہ کاظمیؒ نے ملتان کو علمی و روحانی مرکز بنایا، جہاں درس و تدریس، خطابت اور تصنیف کے ذریعے ہزاروں تشنگانِ علم کی علمی پیاس بجھائی۔ علامہ احمد سعید کاظمیؒ کی سب سے نمایاں خدمت تفسیرِ قرآن ہے۔ ان کی معروف تالیف تفسیرِ سعادۃ الدارین اور ان کے دروسِ قرآن، جو بعد میں تحریری شکل میں جمع کیے گئے، علم و حکمت کا خزانہ ہیں۔ ان کی تفسیر میں قرآنی آیات کی عقلی، روحانی اور روایتی توضیح کے ساتھ عقائدِ اہلِ سنت کا دلنشین دفاع ملتا ہے۔ انہوں نے سادگی، متانت اور اعتدال کے ساتھ فتنہ انکارِ حدیث، منکرینِ تصوف اور اہلِ بدعت کا علمی رد کیا۔ خطابت کے میدان میں وہ بیسویں صدی کے خطیبِ اعظم کہلائے جاتے ہیں، جن کی تقریریں دلوں کو گرما دیتی تھیں۔ عقائدِ اہلِ سنت پر ان کی گرفت اور علمی گہرائی نے انہیں برصغیر میں اہلِ سنت کا مضبوط ستون بنا دیا۔ آپ کا وصال 4 مارچ 1986ء کو ہوا، لیکن آپ کی علمی و روحانی روشنی آج بھی ہزاروں دلوں کو منور کر رہی ہے۔[2] متکلمانہ منہج کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- متکلم اپنے دلائل میں منطق اور فلسفہ کا استعمال کرتا ہے تاکہ دینی عقائد کی سچائی کو عقلی طور پر ثابت کرے۔
- متکلم قرآن و حدیث کو بطور دلائل استعمال کرتا ہے تاکہ عقائد کو روایتی دینی متون سے ثابت کیا جاسکے۔

---

[2] علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کی دینی خدمات"۔ روزنامہ دنیا، 22 جون 2018، ص 89
Religious Services of Allama Syed Ahmad Saeed Kazmi (RA)." ***Daily Dunya***, June 22, 2018, p. 89


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

- قرآن وحدیث کی تشریح میں گہرائی اور حکمت کو اجاگر کیا جاتا ہے تاکہ دینی عقائد کی وضاحت کی جاسکے۔
- متکلم اپنے نقطہ نظر کو دلائل کے ساتھ واضح کرتا ہے اور مخالفین کے نظریات کا رڈ کرتا ہے۔

متکلم کا مقصد دین کی بنیادی تعلیمات، جیسے توحید، رسالت، آخرت، اور دیگر اہم عقائد کو صحیح طریقے سے پیش کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔

علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ اور امام غزالیؒ اسلامی علم الکلام کے دو ممتاز علما ہیں جنھوں نے اپنے اپنے ادوار میں دین اسلام کے بنیادی عقائد کے دفاع اور توضیح کے لیے عقلی و نقلی استدلال پر مبنی متکلمانہ منہج اختیار کیا۔ اگرچہ دونوں کا مقصد دین کی حقانیت کا اثبات اور فکری و اعتقادی انحرافات کی تردید تھا، تاہم ان کے مناہج میں نمایاں فرق اور امتیازات پائے جاتے ہیں جو ان کی فکری تربیت، تاریخی پس منظر اور مخاطب کے لحاظ سے واضح ہوتے ہیں۔

## فکری پس منظر اور تاریخی تناظر

امام غزالیؒ اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ دونوں عظیم مفکرین تھے جنہوں نے اپنے دور کے فکری بحرانوں کا نہایت عالمانہ اور مؤثر طریقے سے مقابلہ کیا۔ امام غزالیؒ پانچویں صدی ہجری کے ایک بڑے فقیہ، مفسر، اور متکلم تھے۔ ان کا دور ایک ایسا دور تھا جب اسلامی دنیا یونانی فلسفے اور منطق کے زیر اثر تھی۔ فلاسفہ جیسے ابن سینا اور الفارابی نے یونانی فلسفے کو اسلامی عقائد کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی تھی، جس کے نتیجے میں اسلامی عقائد کو فلسفیانہ تفاسیر کا شکار بنایا جارہا تھا۔ امام غزالیؒ نے اس صورتِ حال کا ردعمل "تھافت الفلاسفة" کے ذریعے دیا، جس میں انہوں نے یونانی فلسفہ کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ "احیاء علوم الدین" میں انہوں نے تصوف کو شریعت کے تابع کر کے ایک معتدل راستہ اختیار کیا، جس میں روحانیت اور عملی زندگی کو یکجا کیا۔ امام غزالیؒ کا فلسفہ عقلی استدلال کے ساتھ روحانیت کو بھی اہمیت دیتا تھا، جس سے اسلامی عقائد کی حفاظت کی گئی اور ان فکری فتنوں کا سدباب کیا گیا جو اس دور میں درپیش تھے۔

اس کے برعکس، علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ بیسویں صدی کے ایک عظیم عالم اور متکلم تھے، جو مغربی افکار اور سائنسی عقل پرستی کے حملوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ ان کا دور جدیدیت، سائنسی ترقی، اور مذہبی تشکیک کا تھا، جس میں مغربی فکری دھارے نے مسلمانوں کے عقائد پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ علامہ کاظمیؒ نے اس دور کے فکری بحران کو اپنی فکر سے دور کیا۔ انہوں نے اسلامی عقائد کا دفاع جدید منطق، فلسفہ، اور سائنس کی روشنی میں کیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دین کی حقیقت اور روحانیت کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ ان کا علمی اور فکری انداز ایسا تھا کہ وہ جدید مغربی فلسفے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں میں اپنے دین کی محبت اور عقائد کی اہمیت کو بیدار کرتے تھے۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ اسلام کا پیغام جدید سائنسی علم اور عقل کے ساتھ ہم آہنگ ہے اور مذہبی تشکیک کے سوالات کا جواب دینے کے لیے ایک مضبوط عقلی بنیاد فراہم کی۔ علامہ کاظمیؒ کا یہ منہج اس بات کا غماز تھا کہ اسلامی عقائد کسی بھی دور میں عقل، سائنسی علم اور حقیقت سے متصادم نہیں ہیں۔


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

اگرچہ امام غزالیؒ اور علامہ کاظمیؒ کا عہد مختلف تھا، لیکن دونوں نے اپنے اپنے وقت میں فکری افکار اور فلسفیانہ چیلنجز کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ اسلامی عقائد کی بقا اور پختگی کے لیے علمی میدان میں ایک نیا راستہ اختیار کیا۔ امام غزالیؒ نے جہاں فلسفہ اور تصوف کو یکجا کیا، وہیں علامہ کاظمیؒ نے مغربی فکری افکار اور سائنسی عقل کے خلاف اسلامی عقائد کا دفاع کیا۔ دونوں کی فکری خدمات آج بھی مسلمانانِ عالم کے لیے رہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔

## عقل و نقل کا توازن

اسلامی عقائد کی تفہیم اور تشریح میں عقل و نقل (وحی) کا باہمی تعلق ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی روایت میں نہ عقل کو بالکل رد کیا گیا ہے، اور نہ ہی نقل (یعنی وحی) کو عقل کے مقابل رکھا گیا ہے، بلکہ اہلِ سنت کا موقف ہمیشہ اس اصول پر استوار رہا ہے کہ عقل اور وحی ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں، بشرطیکہ عقل اپنی فطری حدود میں کام کرے اور وحی کی رہنمائی کو قبول کرے۔ اس توازن کو کلاسیکی سطح پر امام غزالیؒ نے اور برصغیر کی جدید علمی تحریک میں علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ نے بڑی خوبصورتی سے واضح کیا ہے۔ عقل و نقل کا توازن اسلامی فکری تاریخ میں ایک اہم موضوع رہا ہے، اور امام غزالیؒ اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ دونوں نے اس موضوع پر اپنے دور کے فکری چیلنجز کا نہایت سنجیدہ اور علمی طریقے سے مقابلہ کیا۔ دونوں نے عقل اور نقل کے تعلق کو وضاحت سے بیان کیا، مگر ان کے منہج میں چند اہم فرق تھے جو ان کے فکری اور علمی پس منظر کی عکاسی کرتے ہیں۔

امام غزالیؒ کے ہاں عقل اور نقل دونوں کی اہمیت مسلم ہے، لیکن وہ عقل کو صرف نقل کا معاون اور خادم سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک وحی اور قرآن و حدیث کی تعلیمات اصل ہیں، اور عقل کا کام صرف ان کی سمجھ بوجھ اور تشریح کرنا ہے۔ امام غزالیؒ نے اپنی مشہور کتاب "المنقذ من الضلال" میں اس بات کو واضح کیا کہ عقل کا کام صرف دین کی ہدایت کو سمجھنا اور اس کی حمایت کرنا ہے، نہ کہ دین کے مسائل میں خود سے فیصلے کرنا۔

"المنقذ من الضلال" میں امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

"وَفَضَلْتُ أَنْ أَجْعَلَ عَقْلِي وَحْدَهُ دَلِيلًا عَلَى الْمَسَائِلِ، وَإِنَّمَا قَامَتِ الْأَدِلَّةُ عَلَىٰ تَحْقِيقِ دِينَ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي رَفَعَ سَوَابِقَ الْمَنْهَجِ لِلْإِيمَانِ"[3]

"میں نے فیصلہ کیا کہ عقل کو صرف ان مسائل کی روشنی میں رہنا چاہیے جو دین کے ثابت اصولوں پر مبنی ہیں، اور وہی دین اللہ کی حقیقت اور اس کی سچائی کو ثابت کرنے والا ہے۔"

[3] امام غزالیؒ، المنقذ من الضلال، دار الفکر، بیروت، 1994، صفحہ 25
Imam al-Ghazali, Al-Munqidh min al-Dalal (Deliverance from Error), Dar al-Fikr, Beirut, 1994, p. 25


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

یہ اقتباس امام غزالیؒ کے اس موقف کی وضاحت کرتا ہے کہ عقل کا کام وحی کی رہنمائی کے تحت دین کی تفصیلات کو سمجھنا اور اس کی حکمت کو عقل کے ذریعے سمجھانا ہے، نہ کہ عقل کو دین کے مسائل میں فیصلہ کن حیثیت دینا۔اسی طرح امام غزالیؒ نے "الاقتصاد فی الاعتقاد" میں بھی عقل کی حدبندی کی ہے اور اسے ایک تابع کرنے والے آلے کے طور پر پیش کیا ہے، جو ایمان کی حقیقت کو سمجھنے میں مددگار ہے لیکن اس کی رہنمائی صرف وحی کے مطابق کی جاتی ہے۔

علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ نے جدید الحادی اور سائنسی فکری حملوں کے تناظر میں اسلامی عقائد کا دفاع کرتے ہوئے عقل کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ان کے نزدیک عقل ایک فطری نعمت ہے، جو اگر وحی کے تابع رہے تو وہ دینِ اسلام کے حقائق کی گواہی دیتی ہے، اور اگر اس کو وحی سے آزاد کر دیا جائے تو وہ گمراہی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔علامہ کاظمیؒ فرماتے ہیں:

"اسلامی تعلیمات میں عقل کا ایک معتبر مقام ہے، مگر یہ مقام اسی وقت نافع بنتا ہے جب عقل وحی کے تابع ہو۔ بصورتِ دیگر یہی عقل انسان کو مغالطوں میں ڈال دیتی ہے۔"

یہ نظریہ نہ صرف قدیم علمِ کلام کی روایت سے ہم آہنگ ہے بلکہ جدید فکری دباؤ کے تحت ایمان کی علمی بنیادوں کو بھی مضبوط کرتا ہے۔

علامہ کاظمیؒ کے ہاں عقل محض ایک نظری تجزیاتی آلہ نہیں بلکہ ایک دفاعی ہتھیار بھی ہے، جس کے ذریعے اسلامی عقائد کو مغربی فلسفہ، سائنسی مادیت اور شکّاکیت کے مقابل پیش کیا جا سکتا ہے۔ان کا انداز استقرائی، منظم اور جدلیاتی ہوتا ہے۔ وہ اصطلاحات، تعریفات، تقسیمات، اور تمثیلات کے ذریعے عقلی و نقلی دلائل میں ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

"ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے عقائد کو اس انداز میں پیش کریں جو عقل و فہم کے تقاضوں کو پورا کرے، تاکہ نوجوان نسل کو درپیش شکوک و شبہات کا ازالہ ہو سکے۔"

یہاں وہ صرف جذباتی اپیل یا تقلیدی انداز پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اسلامی عقائد کو عقلی معیار پر پرکھنے اور پیش کرنے کا داعیہ رکھتے ہیں، تاکہ ایمان محض وراثت نہ رہے بلکہ معرفت اور یقین میں ڈھل جائے۔علامہ کاظمیؒ نے فلسفہ، منطق، اور سائنسی مباحث سے واقفیت رکھنے والے جدید ذہن کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا اسلوب اپنایا جو عقل و نقل کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔ وہ جہاں ایک طرف وحی کو حرفِ آخر تسلیم کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف عقل کو اس وحی کے معانی کی تفہیم اور دفاع کا مؤثر ذریعہ سمجھتے ہیں۔وہ بیان کرتے ہیں:

"عقل اگرچہ ایک عظیم نعمت ہے، مگر اس کی روشنی وحی کے نور کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ عقل کا کام یہ ہے کہ وہ وحی کے پیغام کو سمجھ کر اس کی حکمتوں کو واضح کرے اور اس کے دفاع میں دلائل فراہم کرے۔"[4]

---

[4] کاظمی، سید احمد سعید۔ مقالاتِ کاظمی، لاہور: ادارہ تعلیمات اسلامیہ، 2002، ص27
Kazmi, Syed Ahmad Saeed. ***Maqalat-e-Kazmi***. Lahore: Idara Taleemat-e-Islamia, 2002, p. 27


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کا کلامی منہج ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ عقل اور وحی کے درمیان توازن قائم رکھتے ہوئے ایمان کی تعبیر کی جائے۔ ان کے نزدیک عقل ایک خدمت گزار ہے، حکمران نہیں؛ اور وحی ایک سرچشمہ ہدایت ہے، جس کی روشنی میں عقل کو استعمال کیا جائے۔ اس اسلوب نے نہ صرف اہلِ ایمان کے اذہان کو مضبوطی دی بلکہ جدید فکری فتنوں کا مدلل اور شائستہ جواب بھی فراہم کیا۔

امام غزالیؒ اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ دونوں نے عقل اور نقل کے تعلق کو اپنے اپنے دور کے مطابق سمجھا اور بیان کیا۔ امام غزالیؒ نے عقل کو نقل کے تابع اور اس کا معاون سمجھا، جبکہ علامہ کاظمیؒ نے عقل کو زیادہ فعال اور جدید فکری تقاضوں کے مطابق ایک دفاعی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ دونوں کا موقف اس بات پر متفق ہے کہ عقل کا صحیح استعمال صرف وحی کی رہنمائی میں ہی ممکن ہے، مگر ان کا فکری طرزِ عمل مختلف دور کی ضروریات اور چیلنجز کے مطابق مختلف تھا۔ دونوں کی فکر آج بھی اسلامی عقائد کی توضیح اور دفاع کے لیے اہم رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

## تصوف، معرفت اور فلسفہ شکنی میں کلامی منہج

امام غزالیؒ نے اپنے دور میں فلسفہ، منطق، فقہ، کلام اور تصوف میں گہرے علمی آثار چھوڑے۔ ان کی تصانیف میں المنقذ من الضلال، تہافت الفلاسفہ، احیاء علوم الدین اور الاقتصاد فی الاعتقاد قابلِ ذکر ہیں۔ ان کا کلامی اسلوب ایک طرف فلسفیانہ مباحث سے ٹکرا کر حقیقتِ ایمان کی جستجو کرتا ہے، تو دوسری جانب تصوف اور معرفت کی روشنی میں قلب و باطن کی گہرائیوں میں اترتا ہے۔ ان کے نزدیک ایمان صرف عقلی قضیہ نہیں بلکہ قلبی و روحانی کیفیت ہے۔ امام غزالیؒ نے المنقذ من الضلال میں اپنے فکری سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے فلسفہ اور علم الکلام کے تجربے کو ناکافی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"فلم أزل في عنفوان شبابي منذ راهقت البلوغ، قبل بلوغي العشرين إلى يومي هذا، وأنا في اقتحام لجج هذا البحر العميق، وخوض غمراته، كشافًا عن أسراره،... فلم أزل أتردّد فيه بين أقطابه، وأجول بين طرائقه إلى أن قذف الله في صدري نورًا، فانكشفت لي تلك الأوهام، وزالت عني تلك الشكوك، فعلمت أن اليقين لا يحصل إلا بنور يقذفه الله في القلب، وذلك النور مفتاحه التوجّه والدعاء، وقطع الأسباب، والتهجّد."[5]

"میں اپنی جوانی کی ابتدا ہی سے، یعنی بلوغت سے قبل بیس سال کی عمر تک، اس گہرے سمندر (یعنی علم و فلسفہ) میں غوطہ زن رہا، اس کے اسرار جاننے کی کوشش کرتا رہا... یہاں تک کہ اللہ نے میرے سینے میں ایک نور ڈال دیا، تب وہ شبہات دور ہو گئے، اور مجھے معلوم ہوا کہ یقین صرف اس نور سے حاصل ہوتا ہے جو اللہ دل میں ڈال دیتا ہے، اور اس کا دروازہ توجہ، دعا، اسباب کا ترک اور تہجد ہے۔"

---

[5] امام غزالیؒ، المنقذ من الضلال، دار الفکر، بیروت، 1994، صفحہ 52
Imam al-Ghazali, Al-Munqidh min al-Dalal (Deliverance from Error), Dar al-Fikr, Beirut, 1994, p. 52


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

امام غزالیؒ نے عقلیات کی انتہاؤں تک پہنچ کر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حقیقی یقین صرف عقل کی پیداوار نہیں بلکہ وہ ایک قلبی و روحانی کیفیت ہے جو "نورِ الٰہی" کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تہافت الفلاسفہ میں فلسفہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور متعدد مقامات پر صوفیانہ مکاشفے کو عقلی یقین سے برتر قرار دیا۔

علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ بیسویں صدی کے عظیم متکلم، مفسر اور محدث تھے۔ ان کا علمی منہج منطق، فلسفہ اور عقلی استدلال کی بنیاد پر استوار تھا۔ انہوں نے علم الکلام کو نہ صرف ایک علمی فن کے طور پر اختیار کیا بلکہ اسے عقائدِ اہلسنت کے دفاع کا موثر ترین ذریعہ بھی بنایا۔ ان کی تصنیف مقالاتِ کاظمی اور ان کے خطبات میں علم کلام کا منظم اور مدوّن اسلوب صاف نمایاں ہے۔ علامہ کاظمیؒ کا اسلوب زیادہ ترتیب و وضاحت پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ موضوع کی تعیین کے بعد اس کی تعریف، تقسیم اور تمثیل پیش کرتے ہیں، پھر عقلی دلائل کے ساتھ باطل نظریات کا رد کرتے ہیں۔ ان کے ہاں علم الکلام ایک مکمل فکری نظام کی حیثیت رکھتا ہے جو سادہ عوام سے لے کر اعلیٰ سطح کے دانشوروں تک کو متاثر کرتا ہے۔

انہوں نے ایک مقام پر فرمایا:

"عقائد کا فہم اگر عقل سے دور ہو جائے تو بدعتوں کے دروازے کھلتے ہیں، اور اگر عقل عقائد کی اصل سے باہر نکل جائے تو ضلالت پیدا ہوتی ہے۔ اسی توازن کو علمِ کلام نے محفوظ رکھا ہے۔"[6]

علامہ کاظمیؒ کا کلامی منہج علمی ترتیب، سادہ طرزِ بیان اور قوی عقلی دلائل کا حسین امتزاج ہے۔ وہ پیچیدہ کلامی مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کر کے مخاطب کے ذہن میں راسخ کرتے ہیں۔

امام غزالیؒ اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ دونوں نے اپنے اپنے ادوار میں کلامی فکر کی عظیم خدمت انجام دی۔ امام غزالیؒ نے فلسفے کی باریکیوں اور تصوف کی گہرائیوں کو ملا کر ایک عارفانہ منہج اپنایا، جبکہ علامہ کاظمیؒ نے علم الکلام کو جدید اسلوب میں منظم کر کے ایک مضبوط علمی ڈھانچے کی صورت دی۔ ایک کے ہاں "یقین" دل کی واردات ہے، تو دوسرے کے ہاں "یقین" عقل کے منظم استدلال کا نتیجہ۔ ان دونوں کا منہج اگرچہ مختلف ہے، مگر ان کا مقصد ایک ہے: اسلامی عقائد کا دفاع اور ایمان کی بنیادوں کو مستحکم کرنا۔

## استدلال کا اسلوب اور زبان

امام ابو حامد الغزالیؒ (450ھ–505ھ) کا کلامی منہج ایک ہمہ گیر، فلسفہ شکن اور عارفانہ طرز کا حامل تھا۔ انہوں نے فلسفہ، منطق، تصوف اور علم الکلام کے عمیق مطالعے کے بعد ایمان کو صرف عقلی مفہوم میں محدود نہ رکھا، بلکہ اسے قلبی اور روحانی

[6] کاظمی، سید احمد سعید۔ مقالاتِ کاظمی، لاہور: ادارہ تعلیمات اسلامیہ، 2002، ص29
Kazmi, Syed Ahmad Saeed. ***Maqalat-e-Kazmi***. Lahore: Idara Taleemat-e-Islamia, 2002, p. 29


OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

کیفیت قرار دیا۔ ان کے نزدیک حقیقی "یقین" محض استدلالی نہیں، بلکہ "ذوقی" اور "باطنی" ہوتا ہے۔امام غزالیؒ نے اپنی معروف تصنیف المنقذ من الضلال میں فلسفہ، کلام اور تصوف کے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھا:

فقلت في نفسي: إنّ مطلوبي العلم بحالٍ يقينية لا شک فيها... ولا تحصل إلّا في الضروريات، و في ما تُؤدي إليه الحواس و العقل[7]۔

میں نے اپنے نفس سے کہا: میرا مطلوب وہی علم ہے جو یقین کے درجے تک پہنچا ہوا ہو، جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو... اور ایسا علم صرف بدیہیات یا وہ ہے جس تک حواس یا عقل پہنچے۔

امام غزالیؒ ایمان کے حصول کو قلبی واردات سے جوڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ:

فإذا العقل قاد إلى تصديق الرسول فيما أخبر، وتوقف فيما وراء ذلك، واستسلم للخبر[8]

عقل نبی کی صداقت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، مگر اس کے بعد رک جاتی ہے اور غیبی امور میں وحی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیتی ہے۔

ان اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ امام غزالیؒ کے ہاں عقل کا کردار ابتدا میں رہنمائی کا ہے، مگر ایمانی حقیقت کا دروازہ دل کی گہرائی میں کشف اور یقین سے کھلتا ہے، نہ کہ محض عقلی قیاسات سے۔

علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ ان کا کلامی منہج زیادہ استقرائی، منظم، اور جدلیاتی تھا۔ وہ علمِ کلام کے کلاسیکی اصولوں کے ساتھ جدید فلسفیانہ و سائنسی اشکالات کا بھی احاطہ کرتے تھے۔ ان کے استدلالی اسلوب میں تعریف، تقسیم، تمثیل، اور ردِ باطل جیسے منطقی اصولوں کی جھلک نمایاں ہے۔ علامہ کاظمیؒ اپنی تقریروں اور دروس میں بارہا عقل کی اہمیت پر زور دیتے ہیں لیکن عقل کو وحی کے تابع رکھتے ہیں۔ ان کے ایک بیان میں آتا ہے:

عقل کی حیثیت چراغِ راہ کی ہے، وہ راستہ دکھاتی ہے مگر منزلِ مقصود تک وحی ہی پہنچاتی ہے۔[9]

وہ اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ جدید فلسفہ اگرچہ عقل پر زور دیتا ہے، لیکن ایمان کی اصل بنیاد انکشاف اور تسلیم ہے:

ہم فلسفہ کے منکر نہیں، مگر ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ فلسفہ حقیقتِ ایمان کی آخری منزل نہیں، بلکہ وحی کی روشنی میں عقل کو اپنی حد پہچاننا لازم ہے۔[10]

---

[7] امام غزالیؒ، المنقذ من الضلال، دار الفکر، بیروت، 1994، صفحہ 89
Imam al-Ghazali, Al-Munqidh min al-Dalal (Deliverance from Error), Dar al-Fikr, Beirut, 1994, p. 89

[8] غزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000، ص 45
Al-Ghazali. ***Al-Iqtisad fi al-I'tiqad***. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2000, p. 45

[9] کاظمی، احمد سعید۔ خطباتِ کاظمی، مرتبہ: مفتی محمد خان قادری، لاہور: ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ، 2003، ج 1، ص 44
"Kazmi, Ahmad Saeed. Khutbat-e-Kazmi. Compiled by Mufti Muhammad Khan Qadri. Lahore: Idara Taleemat-e-Islamia, 2003, Vol. 1, p. 44

[10] ایضاً، ص 47
Ibid., p. 47

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

علامہ کاظمیؒ نے جدید تعلیم یافتہ طبقے سے خطاب کرتے ہوئے اپنے اندازِ بیان میں علمی ترتیب، استقرائی استدلال، اور منطقی استحکام کا بھرپور استعمال کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ عقل کو اسلام کا دفاعی آلہ بنایا جائے، نہ کہ وحی پر حاکم قوت۔ امام غزالیؒ اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کے ہاں عقل و نقل کا جو امتزاج اور توازن نظر آتا ہے، وہ اسلامی علم الکلام کی روایت کو ایک جامع، اعتدالی اور عصر حاضر کے لیے قابلِ اطلاق بنیاد فراہم کرتا ہے۔ امام غزالیؒ کی عارفانہ گہرائی اور علامہ کاظمیؒ کی منطقی تنظیم مل کر اسلامی عقائد کے دفاع کو نہایت موثر اور ہمہ گیر بناتے ہیں۔

## مخاطبین کی نوعیت

اسلامی فکر کی تاریخ میں ایسے علماء ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے اپنے عہد کے فکری، فلسفیانہ اور روحانی چیلنجز کا بھرپور سامنا کیا۔ ہر دور میں مختلف ذہنی رجحانات نے اسلامی عقائد کو چیلنج کیا، کبھی یہ فلسفے کی صورت میں تھا، کبھی باطنیت کی، اور کبھی مغرب کی سائنسی و عقلی تحریکوں کی صورت میں۔ ایسے میں امام ابو حامد الغزالی اور علامہ احمد سعید کاظمی دو مختلف ادوار کے نمائندہ مفکرین کے طور پر سامنے آتے ہیں جنہوں نے اپنے زمانے کے مخصوص فکری پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے علمی و دینی خدمات انجام دیں۔

امام غزالی کا عہد وہ تھا جب اسلامی دنیا پر یونانی فلسفے اور اس کی عقلی موشگافیوں کا گہرا اثر تھا۔ اس وقت فلسفی، متکلم، باطنیہ اور بعض صوفی فرقے عوام و خواص دونوں میں مؤثر تھے۔ امام غزالی نے ان تمام فکری دھاروں کو سامنے رکھ کر نہایت حکیمانہ انداز میں ان کا تجزیہ اور نقد کیا۔ امام غزالی نے فلسفیانہ و عقلی اسلوب کو رد نہیں کیا بلکہ اس کے غلط استعمال اور عقائد کے میدان میں اس کی حدود کو واضح کیا۔ ان کی تحریروں میں عمق، تنوع اور تہہ داری پائی جاتی ہے، جو عوام الناس سے لے کر فلسفی مزاج قارئین تک سب کو مطمئن کرتی ہے۔ انہوں نے تحریر فرمایا:

"طهارة القلب مقدمة لطهارة الجوارح، ومن لم يطهر باطنه لا ينتفع بطهارة ظاهره"[11]

"دل کی طہارت اعضاء کی طہارت سے مقدم ہے، اور جو شخص اپنے باطن کو پاک نہیں کرتا، وہ ظاہر کی صفائی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

امام غزالی کے نزدیک علم و معرفت کا اصل سرچشمہ صرف عقلی بحثیں نہیں، بلکہ مجاہدہ، ریاضت اور روحانی تربیت ہے۔ ان کے اسلوب میں تہذیبِ نفس، تزکیۂ قلب اور شریعت و طریقت کی ہم آہنگی نمایاں ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"فالعقل لا يستقل بإدراك الأمور الإلهية إلا إذا استضاء بنور الشرع"[12]

---

[11] امام غزالی، ابو حامد. احیاء علوم الدین. بیروت: دارالفکر، 2017، ج3، ص68
Al-Ghazali, Abu Hamid. ***Ihya Ulum al-Din***. Beirut: Dar al-Fikr, 2017, Vol. 3, p. 68.

[12] امام غزالی، الرسالة اللدنية، قاہرہ: المطبعة الامیریہ، 2007، ص12
Al-Ghazali, ***Al-Risala al-Ladiniya***. Cairo: Al-Matba'a al-Amiriya, 2007, p. 12


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

"عقل، الٰہی امور کا ادراک اس وقت تک نہیں کر سکتی جب تک وہ شریعت کے نور سے روشن نہ ہو۔"

امام غزالی نے فلسفیوں کے رد میں "تہافۃ الفلاسفہ" لکھی، جس میں انہوں نے ارسطو اور فارابی جیسے مفکرین کے منتخب نظریات کو عقلی اور دینی دلائل کے ساتھ رد کیا۔ دوسری طرف "احیاء علوم الدین" جیسی عظیم تصنیف میں انہوں نے تصوف کو علمی، عملی اور اخلاقی پہلو سے مکمل اور جامع بنا دیا۔

علامہ احمد سعید کاظمی بیسویں صدی کے ایک بلند پایہ عالم اور مفکر تھے، جنہوں نے عقلیت، سائنسی نظریات، مغربی فلسفہ اور مغرب زدہ طبقے کو اپنا مخاطب بنایا۔ ان کا زمانہ وہ تھا جب استعمار کی باقیات، جدید مغربی جامعات سے فارغ التحصیل افراد، اور لادینیت کا رجحان بڑھ رہا تھا۔ علامہ کاظمی کا انداز تحقیقی، استدلالی اور سائنسی ذہنوں کے لیے موزوں تھا۔ وہ پیچیدہ فلسفیانہ مسائل کو سادہ مگر مدلل انداز میں بیان کرتے اور قاری کو قائل کرتے۔ ان کی تحریریں موجودہ فکری فریم ورک کے عین مطابق علمی گفتگو کا مزاج رکھتی ہیں۔ مثلاً انہوں نے فرمایا:

"ایمان کا صحیح تصور وہی ہے جو عقل کے ساتھ ساتھ دل کو بھی مطمئن کرے، محض نظریاتی بحثوں سے دین کو نہیں سمجھا جا سکتا۔"[13]

علامہ کاظمی نے عقائدِ اہل سنت کی توضیح میں کئی کتب لکھیں، نیز منطق اور فلسفہ جیسے مضامین کو اسلامی عقائد کے دفاع میں استعمال کیا۔ انہوں نے "علم الکلام" کی جدید ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مغربی عقلیت پر تنقید کی اور واضح کیا کہ دین صرف عقلی استدلال کا نام نہیں بلکہ وحی کی رہنمائی میں چلنے والا مکمل نظام ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"اسلامی عقائد کی حقانیت محض فلسفہ یا سائنس کی کسوٹی پر نہیں، بلکہ وحی کی قطعیت اور نبی کریم ﷺ کی صداقت پر مبنی ہے۔"

امام غزالی اور علامہ کاظمی اگرچہ مختلف ادوار سے تعلق رکھتے تھے، مگر دونوں نے اپنے وقت کے چیلنجز کو گہرائی سے سمجھا اور اسلامی فکر کی حفاظت و تشریح کی۔ امام غزالی نے باطنی و فلسفیانہ انحرافات کے خلاف روحانی اور فکری میدان میں کام کیا، جبکہ علامہ کاظمی نے مغربی فکری یلغار کے مقابلہ میں علم کلام، منطق اور فلسفہ کو اسلامی بنیادوں پر استوار کیا۔ دونوں بزرگوں کی خدمات آج بھی دینی و فکری دنیا کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔

---

[13] **کاظمی، احمد سعید۔ الحق المبین۔** کراچی: مکتبہ المدینہ، 2012، ص65
Kazmi, Ahmad Saeed. ***Al-Haq al-Mubin***. Karachi: Maktaba al-Madina, 2012, p. 65


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 20, 2025

# نتائج

1. امام غزالیؒ کا منہج عقل، فلسفہ اور روحانیت کا امتزاج تھا، جبکہ علامہ کاظمیؒ کا منہج سلفی مزاج، وحی پر مبنی عقلی استدلال اور عوامی فہم سے ہم آہنگ تھا۔
2. غزالیؒ نے باطنی و قلبی مشاہدے کو دلیل بنایا، جبکہ کاظمیؒ نے قرآنی نصوص، حدیث اور عقلی برہان کو بنیاد قرار دیا۔
3. امام غزالیؒ نے فلسفہ کی بنیادوں کو "تہافت الفلاسفہ" میں چیلنج کیا؛ علامہ کاظمیؒ نے مغربی فلسفے اور تجدد پسندانہ نظریات کا محاکمہ کیا، خصوصاً دہریت و الحاد کا عقلی رد کیا۔
4. امام غزالیؒ تصوف کو معرفت الٰہی تک رسائی کا ذریعہ مانتے ہیں؛ علامہ کاظمیؒ نے تصوف کو اصلاحِ نفس کا جزو قرار دیا مگر عقائد کی بنیاد وحی کو مانا۔
5. غزالیؒ کی زبان فلسفیانہ و عارفانہ رنگ رکھتی ہے؛ کاظمیؒ کی نثر عام فہم، خطیبانہ اور منطقی انداز پر مشتمل ہے، جو عام و خاص کے لیے یکساں مفید ہے۔
6. امام غزالیؒ کا خطاب اہل فلسفہ، متکلمین اور باطنی گروہوں سے تھا؛ علامہ کاظمیؒ نے جدید تعلیم یافتہ طبقے، مدارس کے طلبہ اور عوام الناس کو اپنا مخاطب بنایا۔
7. غزالیؒ نے یونانی فلسفے، باطنیہ اور معتزلہ جیسے فکری فتنے کا سامنا کیا؛ کاظمیؒ نے سوشلسٹ فکر، لبرل ازم، نیچریت اور قادیانیت جیسے معاصر فتنوں کا رد کیا۔
8. امام غزالیؒ کی علمی شخصیت کلام، فقہ، فلسفہ اور تصوف کے جامع مظہر تھی؛ کاظمیؒ علمِ کلام، تفسیر اور عقائدِ اہل سنت کے مستند ترجمان تھے۔
9. غزالیؒ نے فلسفیانہ و تصوفی اصطلاحات کو کلامی سانچے میں ڈھالا؛ کاظمیؒ نے واضح اور محدود دینی اصطلاحات استعمال کیں تاکہ مغربی ذہن بھی سمجھ سکے۔
10. امام غزالیؒ کی فکر عالم اسلام میں صدیوں پر محیط اثرات رکھتی ہے؛ علامہ کاظمیؒ کی خدمات خصوصاً برصغیر کے دینی، علمی و تبلیغی حلقوں میں پائیدار اثر کی حامل ہیں۔
11. غزالیؒ عقیدے کو قلبی یقین، عرفان اور تجرباتی یقین کی بنیاد پر بیان کرتے ہیں؛ کاظمیؒ نے عقیدہ کو نصوصِ شرعیہ اور عقلِ سلیم کی ہم آہنگی سے تعبیر کیا۔
12. غزالیؒ کا طرز تدریجی، تنقیدی اور تہذیبی اسلوب پر مبنی تھا؛ کاظمیؒ کا انداز دفاعی، واشگاف، برہانی اور عام فہم تھا جس میں وضاحت و قطعیت نمایاں تھی۔

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 20, 2025

## سفارشات

1. امام غزالیؒ کی فلسفیانہ گہرائی اور علامہ کاظمیؒ کی عام فہم اور شرعی استدلال پر مبنی روش کو یکجا کر کے ایک ایسا کلامی منہج ترتیب دیا جائے جو آج کے فکری چیلنجز کا بھرپور جواب دے سکے۔
2. علامہ کاظمیؒ کے طرز پر جدید الحادی نظریات جیسے سائنسی مادیت، الحادِ جدید، نیچریت اور سیکولرازم کے خلاف کلامی و تحقیقی رد تحریر کیے جائیں۔
3. دینی مدارس میں علمِ کلام کو صرف نظری مضمون کے بجائے ایک عملی فن کے طور پر پڑھایا جائے، جس میں امام غزالیؒ اور علامہ کاظمیؒ کی تحریروں سے اقتباسات شامل کیے جائیں۔
4. علامہ کاظمیؒ کے عوامی خطاباتی اسلوب کو استعمال کرتے ہوئے جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے علمِ کلام کو عام فہم انداز میں پیش کیا جائے تاکہ ہر طبقہ مستفید ہو۔
5. دونوں شخصیات نے اہلِ سنت کے عقائد کا دفاع کیا؛ آج کے دور میں ان کے منہج کی روشنی میں بین المسالک ہم آہنگی کے ساتھ مشترکہ دفاعی پلیٹ فارم تیار کیا جائے۔
6. امام غزالیؒ نے تصوف کو علمِ کلام کے ساتھ مربوط کیا؛ اس نہج پر ایک نیا بیانیہ تشکیل دیا جائے جو روحانیت اور عقلی استدلال کا حسین امتزاج ہو۔
7. علامہ کاظمیؒ کے طرز کو بنیاد بنا کر اردو میں جدید عقلی مباحث پر ایسے مضامین اور کتابیں لکھی جائیں جو خاص و عام کو مطمئن کر سکیں۔
8. امام غزالیؒ کے بین الاقوامی اثرات کے پیشِ نظر ان کے افکار کو جدید زبانوں میں پیش کر کے بین المذاہب و بین الثقافتی مکالمہ کو فروغ دیا جائے۔
9. امام غزالیؒ اور علامہ کاظمیؒ کی کلامی خدمات پر قومی و بین الاقوامی سطح پر تحقیقی کانفرنسز منعقد کی جائیں تاکہ ان کے افکار سے نئی نسل آگاہ ہو۔
10. جامعات میں اسلامیات کے نصاب میں علمِ کلام کو محض تاریخ نہیں بلکہ جدید فکری دفاعی آلے کے طور پر شامل کیا جائے، خاص طور پر مغربی فلسفہ کے تناظر میں۔


CC BY

## خلاصہ کلام

امام غزالیؒ اور علامہ احمد سعید کاظمیؒ کے کلامی منہج کا تقابلی مطالعہ اسلامی فکری روایت کے دو نمایاں ادوار اور رجحانات کی نمائندگی کرتا ہے۔ امام غزالیؒ پانچویں صدی ہجری کے عظیم مفکر، متکلم، فقیہ، صوفی اور فلسفہ شناس تھے جنھوں نے علم الکلام، فلسفہ اور تصوف کو ایک مربوط نظام میں پرو کر اسلام کی عقلی اور روحانی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ ان کا منہج عقل و نقل کے امتزاج پر مبنی تھا، جس میں وہ عقل کو وحی کے تابع رکھتے ہوئے فلسفیانہ افکار کارد کرتے ہیں، جیسا کہ ان کی شہرۂ آفاق کتاب تہافت الفلاسفہ میں واضح ہے۔ وہ یقین کی بنیاد قلبی مشاہدے، تزکیۂ نفس اور روحانی تربیت پر رکھتے ہیں، اور ان کی فکر میں معرفت، اخلاص، اور اخلاقی ارتقاء کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ان کا کلام نہ صرف فلسفیوں کو مخاطب کرتا ہے بلکہ عام اہلِ ایمان کو بھی روحانی رفعت کی طرف بلاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں جامع، عارفانہ، اور مختلف طبقاتِ فکر کے لیے یکساں طور پر مؤثر ہیں۔
دوسری طرف، علامہ احمد سعید کاظمیؒ بیسویں صدی کے ممتاز عالم، مفسر اور متکلم تھے، جنھوں نے اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کی توضیح و ترویج کو سادہ، واضح اور منطقی انداز میں پیش کیا۔ ان کا منہج دفاعی، تعلیمی اور عوامی تھا، جس میں وہ عقل کو فہم دین اور تحفظِ عقیدہ کا ایک مضبوط ذریعہ مانتے ہیں، مگر اسے بھی وحی کے تابع رکھتے ہیں۔ چونکہ وہ جدید تعلیمی یافتہ طبقے اور مغربی فکر سے متاثر ذہنوں کو مخاطب کرتے تھے، اس لیے ان کی زبان زیادہ مربوط، سائنسی طرزِ استدلال سے قریب، اور اصطلاحات عام فہم تھیں۔ ان کی علمی کاوشوں میں "البیان" نامی قرآن کا ترجمہ و تفسیر قابلِ ذکر ہے، جس کے ذریعے انہوں نے قرآنی معانی کو عوام کے لیے سہل اور مؤثر انداز میں پیش کیا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ امام غزالیؒ کا منہج معرفتِ قلبی، روحانی تزکیہ اور فلسفیانہ تنقید پر مبنی ہے، جب کہ علامہ احمد سعید کاظمیؒ کا منہج عقلی وضاحت، منطقی استدلال اور عوامی تعلیم و تبلیغ پر مرکوز ہے۔ امام غزالیؒ دل کی گہرائی سے صداقت کو ابھارتے ہیں، جبکہ علامہ کاظمیؒ عقل کی روشنی میں حق کو واضح کرتے ہیں۔ دونوں شخصیات نے اپنے اپنے زمانے کے فکری و اعتقادی چیلنجز کا نہایت حکیمانہ انداز میں سامنا کیا، اور اگرچہ ان کے اسالیب اور مخاطبین میں فرق ہے، مگر ان کا مقصد مشترک ہے: دین اسلام کا دفاع، ایمان کا استحکام، اور امت کی فکری و روحانی رہنمائی۔


CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 20, 2025

# مصادر و مراجع


1. امام غزالیؒ، المنقذ من الضلال، دار الفکر، بیروت، 1994
2. امام غزالیؒ، المنقذ من الضلال، دار الفکر، بیروت، 1994
3. کاظمی، سید احمد سعید۔ مقالاتِ کاظمی، لاہور: ادارہ تعلیمات اسلامیہ، 2002
4. غزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000
5. کاظمی، احمد سعید۔ خطباتِ کاظمی، مرتبہ: مفتی محمد خان قادری، لاہور: ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ، 2003
6. امام غزالی، ابو حامد. احیاء علوم الدین. بیروت: دار الفکر، 2017
7. امام غزالی، الرسالة اللدنية، قاہرہ: المطبعۃ الامیریہ، 2007
8. کاظمی، احمد سعید۔ الحق المبین۔ کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2012
9. نعمانی، شبلی۔ الغزالی: امام محمد غزالی کی سوانح عمری۔ کانپور: نامی پریس، 2009، ص 76
10. سید احمد سعید کاظمیؒ کی دینی خدمات"۔ روزنامہ دنیا، 22 جون 2018، ص 89


# Bibliography


1. Imam al-Ghazali, Al-Munqidh min al-Dalal (Deliverance from Error), Dar al-Fikr, Beirut, 1994
2. Kazmi, Syed Ahmad Saeed. Maqalat-e-Kazmi. Lahore: Idara Taleemat-e-Islamia, 2002
3. Al-Ghazali. Al-Iqtisad fi al-I'tiqad. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2000
4. "Kazmi, Ahmad Saeed. Khutbat-e-Kazmi. Compiled by Mufti Muhammad Khan Qadri. Lahore: Idara Taleemat-e-Islamia, 2003
5. Al-Ghazali, Abu Hamid. Ihya Ulum al-Din. Beirut: Dar al-Fikr, 2017
6. Al-Ghazali, Al-Risala al-Ladiniya. Cairo: Al-Matba'a al-Amiriya, 2007
7. Kazmi, Ahmad Saeed. Al-Haq al-Mubin. Karachi: Maktaba al-Madina, 2012
8. Naumani, Shibli. Al-Ghazali: A Biography of Imam Muhammad al-Ghazali. Kanpur: Nami Press, 2009
9. Religious Services of Allama Syed Ahmad Saeed Kazmi (RA)." *Daily Dunya*, June 22, 2018



CC BY